



1550

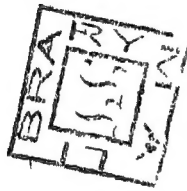
بچوں کا گھلوٹنا



بچوں کا کھلونا

از

محمد شفیع الدین نیر



مکتبہ جامعہ

دہلی نئی دہلی، بھنوی بی بی سٹر

قیمت ۱۲ روپے

تعداد طبع ۱۰۰۰

بہارِ ہندوستان
۱۹۴۷ء
(۱۹۴۷ء)

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U32432

۱۹۴۷ء

۲۵
دیال پریس، دہلی

کونسی نظم کس صفحہ پر ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۲۳	میں کیا ہوں یہ بتلاؤ تم	۱۰	ہمارے خزانے بتایا ہمیں	۱
۲۵	اچھے چند اماں اور	۱۱	خدا یا! ہمیں سیدھا رستہ دکھا	۲
۲۶	کتے اور بلی کی لڑائی	۱۲	ذرا آسمان کا سماں دیکھئے	۳
۲۸	گوؤں کی بارات	۱۳	اے لو۔ اے لو موڑ آئی	۴
۲۹	چھٹی میں نے خوب منائی	۱۴	میں نے کس وقت کیا کیا	۵
۳۱	ریل کا کھیل	۱۵	صبر و پدرو تھے دو بھائی	۶
۳۳	ریچھ کا ناچ	۱۶	بادل آئے بادل آئے	۷
۳۵	کام کی باتیں	۱۷	ظاہر نے اک انڈا توڑا	۸
۳۶	موٹے خاں	۱۸	واہ ری تلی۔ واہ ری تلی	۹

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵۱	پھرنے اک پھر توڑا	۲۶	۲۸	چھو کے کپڑے	۱۹
۵۲	منی کی بکری	۲۷	۳۱	میں کیا ہوں یہ بلاؤ تم	۲۰
۵۷	یہ دیکھو اک گلہری ہے	۲۸	۳۲	خوب ہوتا اگر ہوا کرتے	۲۱
۵۹	کیل کا گیت	۲۹	۳۳	یہ اک چھوٹا سا بچہ ہے	۲۲
۶۱	لطیفہ	۳۰	۳۵	موتی ایک بجے تم آنا	۲۳
۶۳	گڈے میاں کا سہرا	۳۱	۳۷	منی کی بی	۲۴
			۳۹	میری پیاری اماں جان	۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۳۲۲۳۲



CHECKED 2002

26 AUG 1963

دیباچہ

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے ملک میں بچوں کی طرف بھی کافی توجہ ہونے لگی ہے۔ اب ماں باپ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ بچہ کسی اچھے اسکول میں داخل کیا جائے۔ اُس کو پڑھانے والے استاد بچوں کی تعلیمی ضروریات سے واقف ہوں۔ اُن کی کتابیں زبان اور مضمون کے لحاظ سے ان کی عمر کے مناسب ہوں۔

ادھر یہ جذبہ بڑھا۔ ادھر اس قسم کی کتابیں بازار میں آنے لگیں اور نثر کی کتابوں کا اچھا خاصا ذخیرہ مہیا ہو گیا۔ جو اگرچہ ہمارے بچوں کی ضروریات سے بہت کم ہے۔ پھر بھی بسا غنیمت ہے۔
ماں اس ذخیرہ میں نظم کی اب بھی نظر آتی ہے۔ میں نے چند سال ہوئے اس کمی کو محسوس کیا اور کچھ نظمیں لکھ کر "بچوں کا تحفہ" کے نام سے شائع کیں۔ ملک میں اس سرے سے اس سرے تک اس کتاب کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی کہ میں نے اس کام کو آگے بڑھانے کا ارادہ کر لیا۔

”بچوں کا تحفہ“ دو حصوں میں ہوا اور سات آٹھ برس سے لے کر دس گیارہ برس کے بچوں کے لئے موزوں ہو۔ ضرورت تھی کہ کچھ نظمیں ایسی بھی ہوں کہ جن سے ان سے بھی کم عمر کے بچے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس خیال کو پیش نظر رکھ کر میں نے پانچ چھ برس کے بچوں کے لئے یہ چند نظمیں لکھی ہیں جو بچوں کا کھلونا کے نام سے آپ کے سامنے پیش ہیں۔

ان نظموں کی زبان آسان، اور طرز بیان سیدھا سادھا ہے۔ بچوں کے ذہنی رجحان کا خیال رکھ کر ہر نظم نہایت مختصر ہے۔ اور یہ نظمیں میں بھی ایسی چیزوں پر جو اس عمر کے بچوں کے سامنے رہنی ہیں اور جن سے یقین ہو کہ وہ لطف اٹھائیں گے، ساتھ ہی کچھ ایسے گیت بھی شامل کر دئے ہیں جو کھیل کے طور پر کہیے جاسکتے ہیں۔

یہ نظمیں بچوں کے مختلف رسالوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور ان اصحاب نے جو بچوں کی تعلیم سے شغف رکھتے اور ان کی ضروریات سے واقف ہیں، ان نظموں کو چھوٹی عمر کے بچوں اور بچپن کے لئے ہر لحاظ سے موزوں پایا ہے۔ اس امر سے مجھے ہمت ہوئی کہ ان نظموں کو کتابی شکل میں اہل ملک کے سامنے پیش کر دوں۔ مجھے امید ہے کہ بچوں کی اچھی تعلیم اور مناسب تربیت سے دلچسپی رکھنے والے بزرگ چھوٹی عمر کے بچوں کے لئے اس کتاب کو دلچسپ اور مفید پائیں گے اور ان کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے بچے اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ کہ اسی امید پر یہ نظمیں پیش کی جاتی ہیں۔

بچوں کا خیر خواہ
محمد شفیع الدین تیسرے

دہلی قزول باغ
اگست ۱۹۴۳ء



ہمارے خدا نے بنایا ہمیں

اُسی نے کھلایا پلایا ہمیں	ہمارے خدا نے بنایا ہمیں
ہمیشہ رہا مہرباں آپ بھی	اُسی نے دتے ہم کو ماں باپ بھی
اُسی نے کھلائی مٹھائی ہمیں	اُسی نے دتے بہن بھائی ہمیں
ہمیں یاد رکھا ہر دن رات وہ	بناتا ہی بگڑی ہوئی بات وہ
کہ ہو چین سے زندگانی بسر	اُسی نے دیار ہے سہنے کو گھر
کریں ہم سدا شکر اُس کا ادا	اُسی نے دیا ہم کو جو کچھ دیا
ہی پیارا ہمیں اپنا پیارا خدا	سبھی سے ہی پیارا ہمارا خدا



ہی یارب ہماری یہی آرزو
 کہ ہر دم رہی مہریاں ہم پہ تو
 دُعا یہ ہماری تو کرے قبول
 کلی ہیں ابھی ہم، بنا ہم کو پھول

ملے تن درستی سے راحت ہمیں
نہ ہو عمر بھر کچھ شکایت ہمیں

بہت جلد پروان چڑھ جائیں ہم
بہت جلد بڑھ جائیں پڑھ جائیں ہم
پڑھائی میں ہم دل لگاتے رہیں

بھلائی میں ہم نام پاتے رہیں
کریں فرض ادا رات دن صبح شام

رہیں خوش سدا رات دن صبح شام
خدایا! ہمیں سیدھا راستہ دکھا
خدایا! بُرائی سے ہم کو بچا



۳۔ ذرا آسماں کا سماں دیکھئے

ذرا آسماں کا سماں دیکھئے
ستاروں کا جھرمٹ عیاں دیکھئے
ہزاروں ہی تارے ہیں بکھرے نئے
ہیں موتی کی مانند بکھرے ہوئے

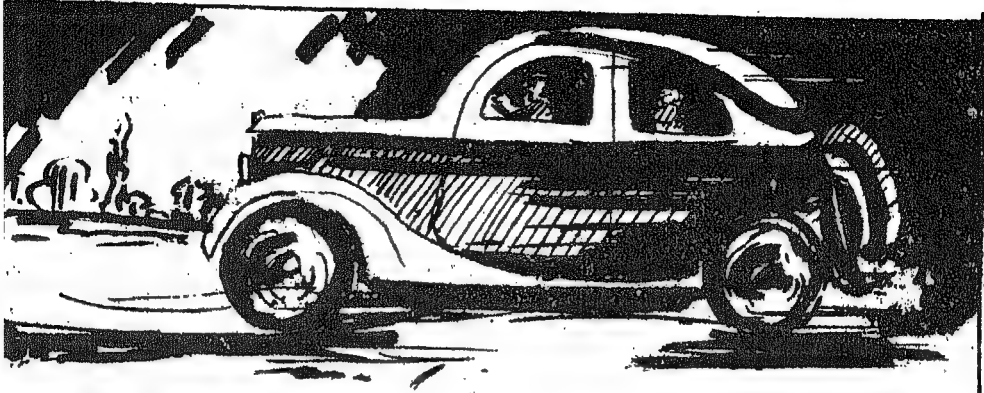
نجانے فلک پر ہیں روشن چراغ
کہ آراستہ ہے یہ پھولوں کا باغ

چمکتے ہیں اور جھلملاتے ہیں یہ
ہمیں دیکھ کر مسکراتے ہیں یہ

ستارے یہ سوتے نہیں رات بھر
یہ پل بھر کو ہوتے نہیں بے خبر

سہانا سماں مجھ کو بھاتا ہے یہ
انھیں دیکھ کر دل میں آتا ہے یہ

کسی دن بڑا جب میں ہو جاؤں گا
چمک اپنی دنیا کو دکھلاؤں گا



اے لو اے لو موٹر آئی

اے لو اے لو موٹر آئی
دیکھو دیکھو موٹر آئی

شوفر نے بھونپو کو ٹٹولا

بھونپو پوپوپوپوپوپوپوپولا

موٹر بھی ہی خوب سواری
 واری اس پر دنیا ساری
 زور دکھاتی آتی ہے یہ
 شور مچاتی آتی ہے یہ
 تیزی میں یہ موٹر کیا ہے
 اچھی خاصی تیز ہوا ہے
 دوڑتی موٹر آتی ہی جب
 ہم سب بچے کہتے ہیں تب
 چھوڑو رستہ بھاگو بھائی
 موٹر آئی ، موٹر آئی



میں نے کس وقت کیا کیا

میں چھ بجے سو کر اُٹھا
 پھر ہاتھ منہ دھو کر ذرا
 گھنٹہ بجا جب سات کا
 بیٹھا میں پڑھنے آگھ پر
 ٹن ٹن بجے نوجن گھڑی

پہلے تو بستر تہ کیا
 اللہ سے مانگی دعا
 میں نے کیا تب ناشتا
 پڑھتا رہا پڑھتا رہا
 گھنٹے نے یہ مجھ سے کہا

تیار ہی کھانا اُٹھو کھاپی کے بوستہ اُٹھا

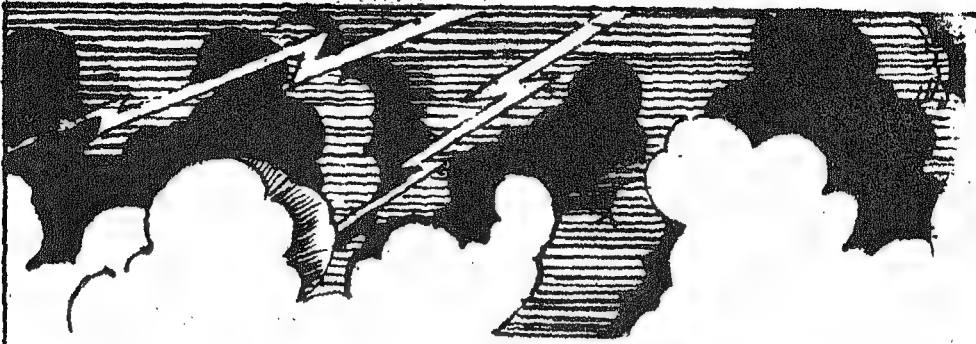
اسکول جاؤ وقت پر

ہے وقت پر جانا بھلا



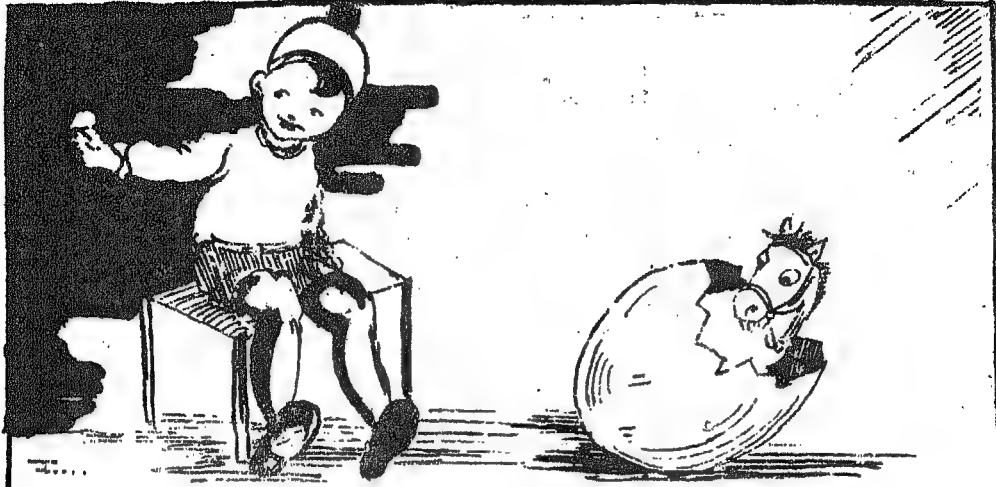
صدر و بدرو تھے دو بھائی
اُن میں تھی بس ایک برائی
دیر میں اُٹھتے ، دیر میں سوتے
پہروں وقت وہ اپنا کھوتے
بے منہ دھوئے کھانا کھاتے
بے منہ دھوئے پڑھنے جاتے

بال اور ناخن صاف نہ کرتے
 دو دو دن اس طرح گزرتے
 بستر گندا کپڑے گندے
 ٹوپی گندی، جوتے گندے
 جب ان کو یوں میلا پایا
 بیماری نے آن دبا یا
 کڑوی روز دوائیں، پینا
 موت سے بدتر ہو گیا جینا



بادل آئے بادل آئے

بارش لائے بارش لائے	بادل آئے بادل آئے
بونہیں آئیں، پانی برسا	بھلی بھلی بادل گرجا
کپڑے بھیگے خوب ہی سب کے	ٹپ ٹپ ٹپ قطری ٹپکے
گھر سے چل کر باغ میں آیا	ٹھنڈی ہوائ نے جی بہلایا
تھوڑا سا پکوان پچالیں	سب نے کہیہ جھولا ڈالیں
خوش ہو کر پکوان یہ کھایا	ہم سب نے پکوان پچایا
بارش لائے بارش لائے	بادل آئے بادل آئے



طاہر نے اک انڈا توڑا

انڈے میں سے بھلا گھوڑا
 بھلی پھولوں کی اک کیا ری
 جیسے ہوں رنگیں تارے
 اس میں تھا اک سونے کا کٹورا

طاہر نے اک انڈا توڑا
 گھوڑے نے اک ٹاپچہ ماری
 پھول تھے اس کے پیارے پیارے
 ان میں سے اک پھول جو توڑا

اُس میں بھرا تھا دودھ سا پانی میٹھا پانی ٹھنڈا پانی
 بھینی بھینی خوش بو اس کی جب طاہر کی ناک میں آتی

اس نے کٹورا منہ سے لگایا

آپ پیا اوروں کو پلایا

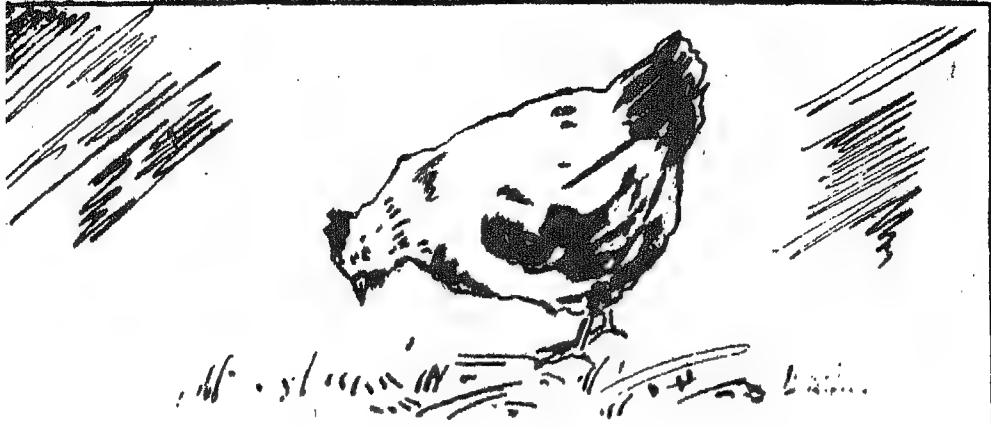


واہ رسی تتلی! واہ رسی تتلی

چاروں طرف کو گھومتی مڑتی	دیکھو آئی تتلی اڑتی!
صورت اس کی پیاری سب سے	رنگت اس کی نیاری سب سے
اور سے ہوئے رنگیں دوشالا	روپ انوکھا رنگ ترالا
جا بیٹھی اس شاخ پہ تتلی	آ بیٹھی اس شاخ پہ تتلی

دن بھر اُس کا کام یہی ہے متتلی کا آرام یہی ہے
 باغ میں آتی جاتی ہے وہ پر اپنے پھیلاتی ہے وہ
 اس کا بانا مجھ کو بھایا اس نے میرے دل کو بھایا

کالی پیلی نیلی چیتلی
 واہ ری تتلی واہ ری تتلی



میں کیا ہوں یہ بتلاؤ تم

میں کیا ہوں یہ بتلاؤ تم !	پھر گئی اور شکر کھاؤ تم
میں لڑتی ہوں نہ جھگڑتی ہوں	بس کٹ کٹ کٹ کرتی ہوں
میں جو کچھ بھی پالیتی ہوں	وہ خوش ہو کر کھا لیتی ہوں
میں بچوں کو بہلاتی ہوں	انڈوں کے ڈھیر لگاتی ہوں
میں بلی سے گھبراتی ہوں	میں کتے سے کتراتی ہوں

جب خوب اندھیرا ہوتا ہے ڈبے میں بسیرا ہوتا ہے

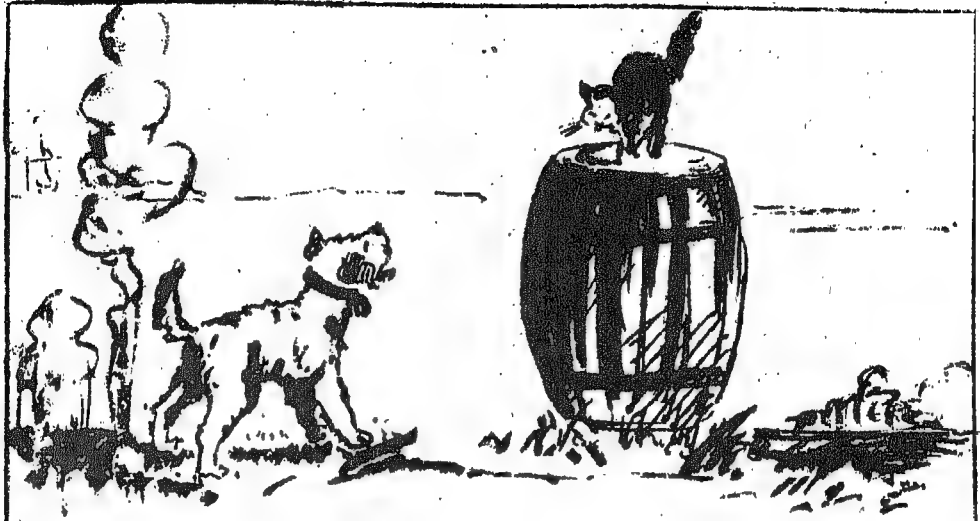
میں کیا ہوں یہ بتلاؤ تم
پھر گئی اور شکر کھاؤ تم



چند اماموں

اچھے چند اماموں آؤ
 دور ہی دور سے تکنا کیسا
 تاروں کو بھی لیتے آنا
 پہلے تو یہ شکل تمھاری
 پر اب ہر گولائی آئی
 روشن روشن پیاری پیاری
 مجھ کو دل سے جھاتی ہے یہ

اؤ میرا جی بہلاؤ
 آپ ہی آپ چمکنا کیسا
 گائیں گے سب مل کر گانا
 ناخن سے ملتی جلتی تھی
 تھال کی صورت تمھنے پائی
 چند اماموں شکل تمھاری
 جی کو مرے بہلاتی ہے یہ



کتے اور بلی کی لڑائی

ایک تھا راجا ایک تھی رانی	اُس سناؤں ایک کہانی
اس کے گلے میں پٹا ڈالا	راجا نے اک کتّا پالا
نیلی پیلی آنکھوں والی	رانی نے اک بلی پالی
کتّا تھا موجود جہاں پر	اک دن بلی آئی وہاں پر

کتا بھونکا اور غرا آیا دوڑ کے وہ بلی پر آیا
 اس پر بلی بھی غسرائی خوب ہوئی دونوں میں لڑائی
 لڑنا بھڑنا کام نہ آیا
 مفت میں دونوں نے دکھ پایا



کوؤں کی بارات

کیوں یہ کائیں کائیں جاتی	کوؤں کی بارات ہو آئی
مل جل کر سب کھانے بیٹھے	خوب مزے سے دعوت کھاتی
کوئی لایا لڈو پیڑے	کوئی لایا دودھ ملائی
کھاپی کر دلہائیوں بولا	میری دلہن کیوں نہیں آئی
اس پر بگڑے سارے براتی	ہونے لگی آپس میں لڑائی
اس نے اس کے ٹھونگیں ماریں	اُس نے گردن اس کی دبائی
کوؤں کی بارات میں نیر	اپنی غزل یہ ہم نے گائی



چھٹی میں نے خوب منائی

پیر کے دن میں جلدی جا گا	بستہ لے اسکول کو بھاگا
منگل کے دن جنگل دیکھا	اس جنگل میں منگل دیکھا
بُڑھ کے دن یہ دل میں آئی	میں نے کھائی خوب مٹھائی
جمعرات کو دیکھا بندر	منہ تھا جس کا لال چقندر

جمعہ کو میں نے دلی دیکھی دل میں ایک بتی دیکھی

ہفتہ کے دن میلا دیکھا میلا دیکھا اما کی کھیلا

چھٹی تھی اتوار کو بھائی

چھٹی میں نے خوب منائی



ریل کا کھیل

آؤ نیا اک کھیل بتائیں
اسلم تم بن جانا انجن
کڑتوں کے دامن کو پکڑ کر
ہم بھی چلیں گے آگے پیچھے

ہم سب بن کر ریل بنائیں
چلنا پھک پھک چھک چھک شن شن
خوب ہی تن کر خوب اکڑ کر
چلتے ہیں جیسے ریل کے ڈبے

گارڈ ذرا بن جا وِ حَما د جھنڈی سبز بلا وِ حَما د
 سوہن تم گنل کو گرا دو موہن تم انجن کو چلا دو
 پہلے کل پر زوں کو ہلانا زور سے پھر سیٹی کو بجانا
 بن کر ریل چلین بل کھاتے دور چلے جائیں اٹھلاتے

اسٹیشن پر رک جائیں گے

یوں ہم سب جی بہلائیں گے



یہ کچھ کانایج

بیٹا اپنا نایج دکھا دے

ناایج دکھا دے نایج دکھا دے

بیٹا اپنا نایج دکھا دے

ناایج ذرا دل کھول کے بیٹا سب کو دکھا دے نایج تو اپنا

بیٹا اپنا ناچ دکھاوے

بیٹا اپنا ناچ دکھاوے

بچے کھڑے ہیں دانت نکالے گردن اور کوٹھے ٹٹکالے

بیٹا اپنا ناچ دکھاوے

بیٹا اپنا ناچ دکھاوے

کشتی لڑے رستم بن جا زور دکھا کچھ دیر کو تن جا

بیٹا اپنا ناچ دکھاوے

بیٹا اپنا ناچ دکھاوے

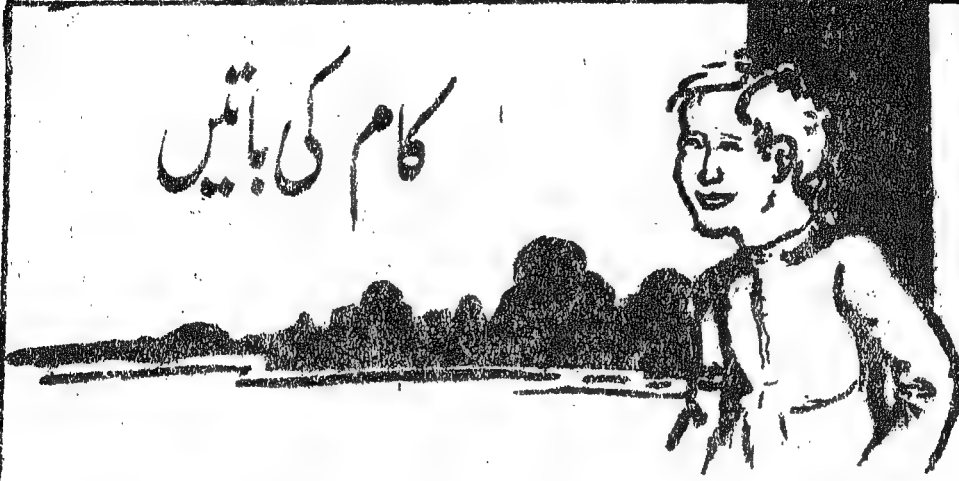
ناچ چھا چھم چھک چھیا کور دھا دھم دھک دھیا

بیٹا اپنا ناچ دکھاوے

ناچ دکھاوے ناچ دکھاوے

بیٹا اپنا ناچ دکھاوے

کام کی باتیں



بات مری سن جاؤ بھائی	آؤ بھائی آؤ بھائی
بھائے دل سے ہم کو صفائی	ہاتھ اور منہ ہو صاف ہمارا
اُس میں کسی کی ہونہ برائی	بات جو نکلے منہ سے ہمارے
ہم کو ملے گھر چیز پرانی	بے پوچھے ہم ہاتھ نہ ڈالیں
پیہ، دھیلا، آنہ پائی	چاقو کاپی پنسل کاغذ
بالوشاہی، نان خطائی	لڈو پیڑا برنی
خوب ہمیں یہ بات بتائی	مان گئے ہم نیر تم نے



موٹے خاں

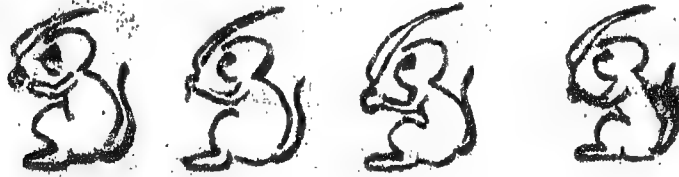
ایک میاں تھے موٹے خاں نام تھا اُن کا چھوٹے خاں
 چھوٹے خاں بازار گئے چلتے چلتے ہار گئے
 دو بکرے لے کر آئے دو مرغے لے کر آئے



بکرے بوئے نموں نموں مرغے بوئے ککڑوں کوں
لائے وہ طوطے بھی تین ان طوطوں نے بجائی بین



لائے وہ بندر بھی چار ہاتھ میں جن کے تھی تلوار



پانچ کتابیں بھی لائے پانچ دوائیں بھی لائے



چھ خربوزے سات ستار سات شریفے آٹھ انار



نوغ گوش اور دس گھوڑے پہنے محل کے جوڑے



چھوٹے خاں جب گھر آئے ساتھ یہ سب چیزیں لائے
دوڑے سارے گھروالے آئے سب بچے بالے

سب نے یہ چیزیں دیکھیں

پہیں ٹپیں ٹپیں پہیں پہیں پہیں



چھو کے پکوڑے

چھو آئے دوڑے دوڑے ہاتھ میں لے کر چار پکوڑے
ایک پکوڑا ہم نے اٹھایا خوب مزے لے لے کر کھایا

بھائی بولے، جیسا چھو ایک پکوڑا ہم کو بھی دو

چھبونے لے ایک پکوڑا ہاتھ پہ اپنے بھائی کے رکھا
 بھائی نے بھی اُس کو اٹھایا خوب مزے لے لے کر کھایا

ابا بولے بیٹا چھتو! ایک پکوڑا ہم کو بھی دو
 چھبونے لے ایک پکوڑا ابا جی کے ہاتھ پہ رکھا
 ابا نے وہ آپ بھی کھایا تھوڑا سا اماں کو چکھایا
 ایک بچا وہ کھا گئے چھتو چھٹ پٹ اُس کو اڑا گئے چھتو

ختم ہوئے یوں چار پکوڑے
 کھاپی کر پھر چھتو دوڑے

میں کیا ہوں یہ بتلاؤ تم

پھر گھی اور شکر کھاؤ تم	میں کیا ہوں یہ بتلاؤ تم
میں تم کو کھیر کھلاتی ہوں	میں تم کو دودھ پلاتی ہوں
لڈو پیڑے کھویا برقی!	گھی دودھ وہی مکھن ریڑی
سب مجھ کو چارا ڈالتے ہیں	سب مجھ کو دل سے پالتی ہیں
کھیتوں میں ہل وہ چلاتے ہیں	بچھڑے میرے کام آتے ہیں
چرچاگ کر گھر آ جاتی ہوں	میں چرنے جنگل جاتی ہوں

میں کیا ہوں یہ بتلاؤ تم
پھر گھی اور شکر کھاؤ تم



خوب ہوتا اگر ہوا کرتے

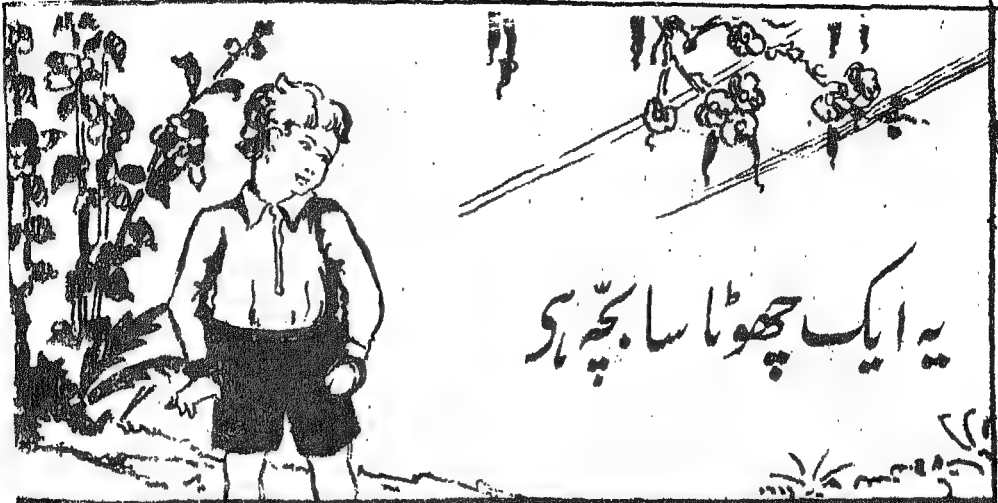
خوب ہوتا اگر ہوا کرتے خط کے کاغذی سپر کے پتے
 حال لکھ لکھ کے بھیجتے اُن پر لکھنو، کان پور، کلکتے

خوب ہوتا جو بڑھ کے بن جاتی ریڈیو ہر درخت کی ڈالی

۳۲ د ۳ شہروں کے نام

یہ سناتی ہمیں جہاں کی خبر بیٹھتے ایک پل نہ ہم خالی

خوب ہوتا سنا دیا کرتی پیڑ کی جڑ کبھی کبھی گانا
کتنا آسان ہم کو ہو جاتا اپنے غمگیں دل کا بہلانا



یہ ایک چھوٹا سا بچہ ہے

خدا کی حمد گاتا ہے
یہ روزانہ نہاتا ہے
سبق فر فر سناتا ہے
قرینے سے لگاتا ہے
یہ گانے خوب گاتا ہے
یہ دکھ میں سکراتا ہے
سبھی کا دل لہجاتا ہے

سویرے ہی سویرے یہ
یہ ورزش روز کرتا ہے
یہ مکتب روز جاتا ہے
یہ اپنی سب کتابوں کو
یہ نظمیں خوب پڑھتا ہے
یہ غم خوش ہو کے سہتا ہے
یہ اپنی پیاری باتوں سے



موتی ایک بچے تم آنا

موتی ایک بچے تم آنا	جوتی کو بھی ساتھ میں لانا
زاہد اور اکرم آئیں گے	شاہد اور اسلم آئیں گے
پھراک پار اکٹھے ہوں گے	سارے پار اکٹھے ہوں گے
پہلے کھانا کھائیں گے ہم	پھر کچھ گانا گائیں گے ہم
ڈیرہ بچے آئے گی سواری	ہوگی چلنے کی ساری

دو یا تین بچے جائیں گے	سب مل کر جی پہلائیں گے
پہنچیں گے دریا کے کنارے	دیکھیں گے پانی کے نظارے
چار بچے تک ٹھہریں گے ہم	خوب مزے سے تیریں گے ہم
پانچ بچے پھر واپس آکر	دوڑیں گے میدان میں جا کر
جب پورے چھ بچے جائیں گے	اپنے اپنے گھر جائیں گے

دل ہم سب کا شاد رہی گا

یہ دن ہم کو یاد رہی گا



منی کی بی

منی نے اک بی پالی	بی تھی وہ دلی والی
رنگ تھا اس کا کالا کالا	کالا کالا سب سے نرالا
آنکھیں تھیں نیلی پیلی سی	نیلی پیلی چمکیلی سی
گھر گھر پھرنے جاتی تھی وہ	دودھ ملائی کھاتی تھی وہ

گوشت کی بوٹی کھالیتی تھی	سالن روٹی کھالیتی تھی
چھیا کو پودیکھ جو پاتی	جھٹ پٹ اس کو چٹ کر جاتی
کتے سے گھبراتی تھی وہ	اس کے پاس نہ جاتی تھی وہ
نام تھا اس بلی کا موتی	موتی نام سے وہ خوش ہوتی
کرتی رہتی میاؤں میاؤں	کہتی میں آؤں میں آؤں
منی جب موتی کو بلاتی	موتی دوڑی دوڑی آتی

منی اور موتی کی کہانی
خوب رہی نیر کی زبانی



میری پیاری اماں جان

بچہ تھا میں اک اُن جان مجھ کو نہ تھی کچھ بھی پہچان
تم نے پڑھایا میرا مان مجھ پہ رہیں صدقے قربان

میری پیاری اماں جان
میری پیاری اماں جان

وقت پہ کھانا تم نے دیا وقت پہ کپڑا تم نے سیا
میرے لئے سب کام کیا پھر بھی بدلا کچھ نہ لیا

میری پیاری اماں جان

میری پیاری اماں جان

میرے لئے جھولا ڈالا میرے لئے طوطا پالا
گورا تھسا میں نیا کالا میرا بول رکھا بالالا

میری پیاری اماں جان

میری پیاری اماں جان



مچھرنے اک پتھر توڑا

مچھرنے اک پتھر توڑا پتھر میں سے نکلا گھوڑا
گھوڑے نے کچھ کھیر پانی خوب مزے لے لے کر کھانی

اتنے میں اک بلا آیا بلا گھوڑے پر چلایا
بلے نے روٹی پکوائی خوب مزے لے لے کر کھانی

لتنے میں اک کتا آیا اپنے منہ میں ہڈی لایا
کتے نے ہڈی تڑواتی خوب مزے لے لے کر کھائی

لتنے میں اک اُٹو آیا اٹو نے اک کھیل دکھایا
اس نے اپنی مٹھی کھولی مٹھی میں سے بکلی جھولی
جھولی میں سے بکلی بلی بلی چل کر آئی دلی
دلی میں کچھ مکھن پایا یہ مکھن مچھرنے کھایا

مچھرنے پھر چھٹی پائی
نیرنے یہ نظم بنائی



مُنی کی بکری

مُنی کی بکری - کھوئی کہیں ہے - کھوئی کہیں ہے

کھوئی کہیں ہے

اِس دکھ سے مُنی سوتی نہیں ہے - سوتی نہیں ہے

سوتی نہیں ہے

کرتے ہیں میں میں بکری کے بچے۔ بکری کے بچے!

بکری کے بچے!

کل شام سے یہ دونوں ہیں بھوکے۔ دونوں ہیں بھوکے

دونوں ہیں بھوکے

منی کا بھائی۔ جنگل میں پہنچا۔ جنگل میں پہنچا!

جنگل میں پہنچا!

جگل میں پھر کر۔ بکری کو دیکھا۔ بکری کو دیکھا

بکری کو دیکھا

دریا کنارے۔ بکری کو پایا۔ بکری کو پایا

بکری کو پایا

اس کو پکڑ کر۔ ساتھ اپنے لایا۔ ساتھ اپنے لایا

ساتھ اپنے لایا

بکری ہوئی خوش گھراپنے آکر۔ گھراپنے آکر

گھراپنے آکر

منی ہوئی خوش بکری کو پا کر۔ بکری کو پا کر

بکری کو پا کر

بچے تھنوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔ چمٹے ہوئے ہیں

چمٹے ہوئے ہیں

تھوڑی جگہ میں سمٹے ہوئے ہیں۔ سمٹے ہوئے ہیں

سمٹے ہوئے ہیں

دیکھو تو کیسی سیدھی ہے بکری۔ سیدھی ہے بکری

سیدھی ہے بکری

سیدھی ہے بکری، پیاری ہے بکری۔ پیاری ہے بکری

پاری ہے بکری



یہ دیکھو اک گلہری ہے

یہ دیکھو اک گلہری ہے	نہ گونگی ہے نہ بہری ہے
یہ چڑھتی ہے درختوں پر	پھرا کرتی ہے یہ گھر گھر
اُچھلتی ہے کدکتی ہے!	اُچکتی ہے پھدکتی ہے
یہ شاخوں پہ لٹکتی ہے	یہ چلنے میں مشکتی ہے
مٹھائی اس کو بھاتی ہے	یہ پھل بھی خوب کھاتی ہے

یہ چک چک کر کے گاتی ہے منے دن بھر اڑاتی ہے

یہ اپنی چھب میں نیاری ہے

بسھی بچوں کو پیاری ہے



کھیل کا گیت

آؤ اوپر ہاتھ اٹھائیں
 دائیں بائیں آگے پیچھے
 پورب کچھم، دکن اُتر
 اچھلیں کودیں دوڑ لگائیں
 بیٹھ کے اٹھیں اٹھ کر بیٹھیں
 اوپر سے پھر نیچے لائیں
 آگے پیچھے اوپر نیچے
 چاروں سمت لگائیں چکر
 دوڑ میں سب سے آگے جائیں
 سراونچا ہوسانے دیکھیں

دکھ کی بات سہی میں ڈالیں چوٹ لگے تو ہنس کر ٹالیں

آؤ آؤ کھیل جسا یں !

گیت یہ نیر کا دہرائیں



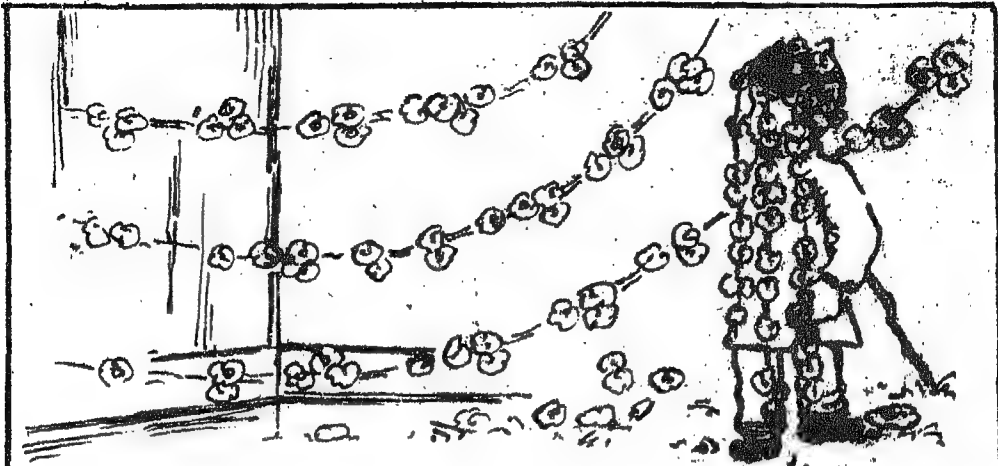
لطیفہ

اک شاہ اور اک شاہزادہ
 جنگل کو چلے شکار کرنے
 گومی جو بڑھی اتار ڈالے
 اک مسخرا بھی تھا ساتھ ان کے
 کاندھے پہ یہ اس کے ڈال کر وہ
 گھر سے پہنچے ہوئے لبسا وہ
 چیل پہ ہرن پہ وار کرنے
 وہ گرم لبادے اون والے
 آیا تھا کہیں سے ہاتھ اُن کے
 کہنے لگے دیکھ بھال کر وہ

اب بوجھ ہر تم پہ اگلے کا سنتے ہی وہ مسخرا یہ لولا !

یہ بات نہیں حضور والا

ہر بوجھ یہ مجھ پہ دو گدھوں کا



گڈے میاں کا سہرا

جامعہ یلہ اسلامیہ کے تعلیمی مرکز میں ”گردیا کا بیاہ“ کے نام سے ایک منصوبہ ہوا تھا۔ اسی تقریب سے گڈے میاں کا یہ سہرا لکھا گیا۔ بچوں کو یہ بہت ہی پسند آیا۔ اس لئے اس مجموعہ میں شامل کیا جاتا ہے۔

گڈے میاں نے باندھا ہی سہرا
وکیو تو کیسا اچھا ہی سہرا

گردیا دھن ہی دولہا ہی گڈا
 دولہا دھن کا پیارا ہی سہرا
 پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے
 محفل میں ساری مہکا ہی سہرا
 پھولوں کی لڑیاں پھولوں کی چھڑیاں
 خوشیوں کی گھڑیاں لایا ہی سہرا
 چاند اور سورج اس پر فدا ہیں
 تاروں کو دل سے بھایا ہی سہرا
 بچے بھی خوش ہیں خوش ہیں بڑے بھی
 خوشیوں کا شاید تحفا ہی سہرا
 گڈے میاں کی شادی رچی ہے
 تیر بھی لکھ کر لایا ہی سہرا



گہی شکر

اھاھا کیا اچھا نام ہے منہ میں پانی آگیا ۔ مگر بھئی یہ
 نو مولوی محمد شافع الدین صاحب کی کتاب ہے ۔ بڑے
 مزے کی جیسے پہیلیاں ہوئی ہیں پہیلیاں اسی طرح
 ذہر صاحب نے نئی چیز ایجاد کی ہے بناؤ نیاں ۔ ایک چیز
 کا سب کچھ حال لکھ دیتے ہیں اور پھر پوچھتے ہیں کہ نام بتاؤ
 اور گہی شکر کھاؤ ۔ ایک ایک صفے کی ذہنی نظمیں
 بہت دلچسپ ۔ مکئیہ نے بڑے اہتمام سے چھپوائی ہیں ۔
 قیمت ۹ آنے

مکتبہ خائنہ

ሰነድ
(ቅጽ)

ጸሐይ ፳፻፲፱

DUE DATE

፳፻፲፱

٢٢٥ ٨٩١٥٢٢٧٤
(٢٢٥)
٢٢٢ ٢٢٢

Date	No.	Date	No.